(۲)

# رجب کے روزہ کا حکم

سوال: ۲۷ رجب کا روزہ جو عوام میں مشہور ہے اس کا شریعت میں کوئی ثبوت ہے یا نہیں؟ بیّنوا بالتفصیل اجرکم المولی الجلیل۔

## الجواب باسم ملهم الصواب

۲۷ رجب کے روزہ کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ احادیث ذیل میں اس سے ممانعت وارد ہوئی ہے۔

(۱) عن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم رجب فقال این انتم من شعبان (مصنف ابن ابی شیبۃ ص ۱۰۲ ج ۳)

(۲) عن خرشۃ بن الحر قال رأیت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یضرب اکف الناس فی رجب حتی یضعوھا فی الجفان ویقول کلوا فانما ھو شھر کان یعظمہ اھل الجاھلیۃ (حوالہ بالا)

(۳) کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا رأی الناس وما یعدون لرجب کرہ ذلک (حوالہ بالا)

(۴) عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لا یکون اثنیتیا ولا قنیا ولا رجبیا (حوالہ بالا)

(۵) عن خرشۃ بن الحر قال رأیت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یضرب اکف الرجال فی صوم رجب حتی یضعوھا فی الطعام ویقول رجب وما رجب انما رجب شھر کانت تعظمہ الجاھلیۃ فلما جاء الاسلام ترک (کنز العمال ص ۳۰۹ ج ۸)

(۶) عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان امرأۃ ذکرت لھا انھا تصوم رجب فقالت ان کنت صائمۃ شھرا لا محالۃ فعلیک بشعبان فان فیہ الفضل (حوالہ بالا)

(٤) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صیام رجب (ابن ماجۃ ص ۱۲۵)

قال الشوکانی فیہ ضعیفان زید بن عبد الحمید وداؤد بن عطاء (نیل الاوطار ص ۲۷۰ ج ۴)

قلت ینبغی العمل بالضعیف للحذر من المحظور لاسیما انہا وافق الحدیث الصحیح وتأید باثار الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کتب "الموضوعات" میں اس رات کی عبادت، اس دن کے روزہ اور اس میں بعثت کی سب روایات کو غیر معتبر قرار دیا گیا ہے۔

حکی ابن السبکی عن محمد بن منصور السمعانی انہ قال لم یرد فی استحباب صوم رجب علی الخصوص سنۃ ثابتۃ والاحادیث التی روی فیہ واھیۃ لایفرح بھا عالم (نیل الاوطار ص ۲۷۰ ج ۴)

وقال الحافظ رحمہ اللہ تعالیٰ فی "تبیین العجب بما ورد فی فضل رجب" بعد انکارہ علی الروایات الباطلۃ فی فضل رجب (ورویتنا) فی "جزء ابی معاذ" الشاۃ المروزی وفی "فضائل رجب" لعبد العزیز الکتانی من طریق عمرۃ عن ابی شوذب عن مطر الوراق عن شھر ابن حوشب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال من صام یوم سبع وعشرین من رجب کتب اللہ لہ صیام ستین شھرا وھو الیوم الذی ھبط فیہ جبریل علیہ السلام بالرسالۃ (وھذا) موقوف ضعیف الاسناد وھو امثل ما ورد فی ھذا المعنی (تبیین العجب ص ۲۵)

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو احیاء العلوم میں مرفوعاً ذکر فرمایا ہے، امداد الفتاوی میں ایک سوال میں امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی دوسری تصنیف "مکاشفۃ القلوب" سے بھی یہی روایت مرفوعاً نقل کی گئی ہے۔

روایت "احیاء" کے ذیل میں علامہ عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ من صام یوم سبع وعشرین من رجب کتب اللہ لہ صیام ستین شھرا وھو الیوم الذی ھبط

فیہ جبریل علیہ السلام علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، رواہ ابوموسیٰ المدینی فی کتاب "فضائل اللیالی والایام" من روایۃ شہر ابن حوشب معضلۃ (احیاء العلوم ص ۳۶۱ ج ۱)

اس روایت کی سند کی تحقیق کے لئے ابوموسیٰ المدینی کی کتاب مذکور کی جستجو کی گئی مگر کوشش کے باوجود دستیاب نہ ہو سکی، بظاہر یہ روایت وہی ہے جس کے بارے میں حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اوپر یوں تحریر کیا جا چکا ہے:

"یہ موقوف ہے، ضعیف ہے، اس سلسلہ میں کسی اور روایت میں اس جتنی صلاحیت بھی نہیں"

اگر کوئی دوسری سند فرض کر لی جائے تو بھی اس میں شہر بن حوشب تو ہے ہی جو ضعیف ہے۔ اس کے بارہ میں ضعیف کے علاوہ منکر، ساقط، لا یحتج بحدیثہ و لا یتدین بہ جیسے الفاظ بھی کہے گئے ہیں (تہذیب التہذیب ص۳۷۱ ج ۴)

علاوہ ازیں یہ روایت وجوہ ذیل کی بناء پر بھی قابل قبول نہیں:

① مندرجہ بالا احادیث مرفوعہ و آثار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف ہے۔

② معلول ہے، اس لئے کہ اس میں اس دن کو مبدأ وحی بتایا گیا ہے جو بالاتفاق غلط ہے۔

③ عوام اس روزہ کی فضیلت معراج کی وجہ سے سمجھتے ہیں حالانکہ اس کا شب معراج ہونا مختلف فیہ ہے، اقوال مختلفہ میں سے کسی کے لئے کوئی وجہ ترجیح نہیں۔ اس کی تفصیل رسالہ "تحقیق شب معراج" میں ہے۔

④ مذہب شیعہ میں ابتداء وحی اور معراج کی تاریخ ۲۷ رجب ہے جیسا کہ ان کی کتاب "تحفۃ العوام" میں تحریر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت کسی شیعہ نے وضع کی ہے۔

حاصل یہ کہ اس دن کا روزہ بدعت اور ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ارقام تعدد ۱۳۰۰ھ